انسٹی ٹیوٹ آف سندھالوجی جام شورو
کے
مخطوطات کی اجمالی فہرست

نجم الاسلام

جام شورو کے تینوں ذخائر مخطوطات میں انسٹی ٹیوٹ آف سندھالوجی کا ذخیرہ تعداد میں سب سے بڑا ہے - داخلہ رجسٹر کے مطابق اس میں ۱۴۱۱ مخطوطات ہیں یہ تعداد دیگر دو ذخائر (سندھ یونیورسٹی اور سندھی ادبی بورڈ) کے مخطوطات کی کل تعداد سے بھی زیادہ ہے- اس بڑے ذخیرے کے مخطوطات کی فہرست نگاری کے لیے خاصا وقت چاہیے - ابتداءً ۳۲ مخطوطات کی فہرست پیش کی جاتی ہے - سر دست یہی مخطوطات دیکھے جا سکے ہیں- ان میں سے چند نوادر کا خصوصی ذکر کیا جاتا ہے - علاوہ ازیں سندھی ادبی بورڈ کے ایک نادر مخطوطے کا تفصیلی تعارف بھی پیش کیا جاتا ہے جو ڈاکٹر ابوالفتح صغیر الدین عزیزی کے قلم سے ہے-

انسٹی ٹیوٹ کے بقیہ مخطوطات کی فہرست آئندہ پیش کی جائے گی -

نجم الاسلام

۱۔ بیاض مخدوم عبدالواحد سیوستانی: (بیاض واحدی)

داخلہ نمبر: ۴۱۲ - مشتمل برفتاوی، سوالات اکثر فارسی میں، جوابات عربی میں، از مخدوم عبدالوحد سیوستانی، ملقب بہ نعمان ثانی (ولادت ۱۱۵۰ھ، وفات ۱۲۲۴ھ)، اوراق: ۳۰۷ - سائز: ۸٫۵" X ۱۱" - کیفیت: یہ مخطوطہ بیاض کی چار جلدوں میں سے ایک ہے- صرف پہلی جلد ۱۹۲۷ء میں لاہور میں طبع ہوئی ہے، باقی غیر مطبوعہ ہیں-

۲- ینابیع الحیوۃ الابدیہ فی طریق الطلاب النقشبندیہ:

داخلہ نمبر: ۴۱۳ - موضوع: تصوف، اس موضوع پر ایک اہم کتاب ہے- زبان: فارسی - مصنف: علامہ ابوالحسن ڈاہری نقشبندی سندھی (ولادت ۱۱۱۹ھ، وفات ۱۱۸۱ھ)، اوراق: ۳۵۷ - سائز: ۶" X ۱۰"- کیفیت: مخطوطہ تاحال غیر مطبوعہ ہے- اس کا تفصیلی تعارف آئندہ اوراق میں پیش کیا جاتا ہے- انسٹی ٹیوٹ کے اس مخطوطے کے علاوہ، دیگر کئی مخطوطے بھی سندھ میں ملتے ہیں جن کا تعارف ڈاکٹر ابوالفتح صغیر الدین نے کرایا ہے ان کا مقالہ شامل اشاعت ہے-

۳- بیاض طب:

داخلہ نمبر: ۴۱۴ - کاتب و جامع بیاض: اللہ بخش، حسب ترقیمہ جات - اضافہ در آخر: از محمد معین الدین - سنہ کتابت: ۱۳۴۴ھ، اوراق: ۱۰۶ - سائز: ۶٫۵" X ۹" - کیفیت: گزشتہ صدی کے اطبائے سند اور ان کی بیاضوں کے بکثرت حوالے آتے ہیں - کتاب تیرہ ابواب پر مشتمل ہے-

۴- طب فارسی: (قرابادین شفائی)

داخلہ نمبر: ۴۱۶ - موضوع: معالجات امراض بہ ترتیب حروف تہجی - مصنف: مظفر بن محمد الحسنی الشفائی - اوراق: ۹۵ - کاتب: کاتب گل محمد ولد محمد عالم مہرکن سکنہ لوہری شش جزو، دیگر شش جزو از فیض اللہ ولد قاضی احمد محتسب - سنہ کتابت: ۱۲۴۸ھ - کیفیت: باب الالف انو شدارو سے شروع ہوتا ہے - باب الیا میں یاقوتی کے بیان پر کتاب ختم ہوتی ہے - مخطوطے کے آخر میں اضافی یاد داشتیں بھی ہیں جن میں سے پہلی کے آخر میں درج ہے " از ملا حافظ شیر محمد ساکن اوچ سید جلال شاہ علیہ رحمہ " -

۵- ہزار و یک اسماء حسنیٰ:

داخلہ نمبر: ۴۱۷ - مرتبین پیشین : علمائے نیشاپور بزمان فاتح نیشاپور سلطان سعید بن سلطان محمود غازی - مرتب ثانی و کاتب نسخہ ہذا - فیض اللہ بن قاضی محمد احمد محتسب - سنہ کتابت : ندارد ، (کاتب وہی جس نے مخطوطہ ۴ کے چھپے جزو ۱۲۴۸ھ میں کتابت کیے ہیں) - اوراق : ۱۶ بخط نستعلیق۔

۶۔ مجموعہ (فارسی)

داخلہ نمبر: ۴۱۸ - مشتملبر (الف) طب اکبر (فارسی) ، ناقص الاول ، مصنف : محمد اکبر عرف شاہ ارزانی ابن میر حاجی محمد مقیم (بزمان عالم گیر ، اس کے نام پر پٹنے میں ایک محلہ اب تک ارزانی محلے کے نام سے موسوم چلا آتا ہے) - اوراق : ۱۹۲ قدیم اعداد اوراق کے لحاظ سے ورق ۲۰۹ تا ۴۰۰ - کاتب : محمد وارث غلام محی الدین قادری : سنہ کتابت : ۱۱۷۲ھ ، سائز : ″۶٫۲۵ × ″۵٫۷ء۱۰

اس مخطوطے کا منقول عنہ خود مصنف کے نسخے کی نقل تھا جیسا کہ کاتب کی اس صراحت سے ظاہر ہے "نقل از نقل کتاب مصنف علیہ الرحمہ برداشتہ شد در دارالسلطنہ لاہور" -

(ب) رسالۂ تشریح بدن انسان مصور

مصنف : منصور بن محمد بن احمد ، معنون بنام امیر زیادہ پیر محمد بہادر خان - بزبان فارسی ، مشتملبر مقدمہ و پنج مقالہ و خاتمہ - بالتصویر (اشکال مختصر و مطول ، صورت کاسہ سر ، و عضلات و تصویر عروق) - اوراق : ۳۴ -

۷۔ طب اکبر : (فارسی)

داخلہ نمبر: ۴۱۹ - یہ مخطوطہ ۶ (الف) سے بہتر اور کامل تر مخطوطہ ہے - شروع میں فہرست مشمولات ہے منقسم بر فصل و قسم - فہرست ناقص الاول ہے - اس کے صرف چھے اوراق بچے ہیں اس کے بعد متن کے اوراق : ۳۷۲ - سائز : ″۵٫۷ × ″۱۲ - کیفیت : مصنف نے ایک فصل مرض عشق پر بھی تحریر کی ہے (ورق ۲۷ / ب تا ورق ۲۸ / الف) جس میں اس مرض کی تعریف علامات اور علاج کے علاوہ آخر میں رومی کے حوالے سے عشق حقیقی کے فوائد بھی بیان کیے ہیں - فارسی زبان میں لکھی ہوئی ، برصغیر کی کتب طب پر پنجاب یونیورسٹی میں عمدہ کام ہو چکا ہے - مقالہ نگار نے (نام اس وقت یاد نہیں) محمد اکبر عرف شاہ ارزانی کے بارے میں صراحت کی ہے کہ یہی پہلا حکیم ہے جس نے آبلے پھوڑنے کے لیے سونے کے نشتر کی سفارش کی تھی -

۸- مجموعہ: مشتمل بر چہار رسالہ:

(الف) ریاض الادویہ (عربی) - اوراق ۱ تا ۸۹ - کیفیت: ادویہ کے نام ، تعریفات ، انواع ، منافع و مضرات وغیرہ بزبان عربی ، جدول دار - کہیں کہیں ادویہ کے فارسی اور ہندی نام بھی دیے ہیں اور ان تصریحات میں فارسی بھی آمیز کی ہے - سنہ تصنیف و کتابت: ندارد -

(ب) اقوال و نصائح حکمائے سلف - جامع: حکیم خاقان سید اسد علی خاں ادہم ، "بجہت اشتغال نواب نامدار خان بہادر" - بصورت سوال و جواب ، بعنوانات سرخ ، "پرسید" و "گفت" - اوراق: ورق ۹۰ / الف تا ۹۷ / ب -

(ج) پند نامۂ لقمانی . ورق ۹۷ / ب تا ۱۰۰ / ب - ترقیمے میں تاریخ کتابت درج ہے: سنہ ۱۲۷۲ ھ ماہ شعبان تاریخ ۱۸ "-

(د) گلدستۂ نصائح لقمان - پند نامہ لقمانی کا منظوم فارسی ترجمہ بصورت مثنوی از احمد اللہ سنہ تصنیف: ۱۱۹۵ ھ - ناظم نے مثنوی کے آغاز میں حمد و نعت و منقبت آل و اصحاب کے بعد اپنے ممدوح نواب حامد خاں کی مدح میں اشعار درج کیے ہیں - خاتمہ " مناجات بجناب قاضی الحاجات " پر ہوتا ہے - ناظم ورق ۱۰۱ / ب پر دو جگہ اپنا نام احمد اللہ اشعار میں لایا ہے - کاتب و سنہ کتابت . نامعلوم -

مخطوطے کا داخلہ نمبر: ۴۲۰ - کل اوراق: ۱۰۶ - سائز: ″۷٫۵ × ″۱۱٫۵ -

۹- تجربات احسن:

داخلہ نمبر: ۴۲۱ - مصنف: حسب تصریح خود اللہ بخش قریشی خلف محمد حسن عرف قریشی حارثی کہ در ملک سندہ معروف و ملقب بہ پہنوار اند -" مصنف نے حکمائے سادات لکھیاری کی تصانیف ، اور بعض دوسری کتابوں اور تجربے کی بنیاد پر یہ کتاب طب لکھی - سنہ تصنیف: ۱۳۱۰ ھ ، کاتب محمد سعد اللہ انصاری در خیرپور - سنہ کتابت: ۱۳۳۸ ھ - اوراق: ۲۴۸ - سائز: ″۷٫۲۵ × ″۱۰٫۶۲۵

آخر میں دو اضافے بھی ہیں: (الف) اوزان طب بقدر دو ورق از رسالہ میر محمد مومن استر آبادی صاحب تحفہ - (ب) رسالہ اصول العلاج ، ورق: ۲۰۶ تا ۲۴۸ -

۱۰- بیاض فاضل:

داخلہ نمبر: ۴۲۲ - مصنف: محمد بن فاضل بن میر محمد - سنہ کتابت: ۱۲۰۶ ھ حسب فہرست-

۱۱- مجمع التجارب عیسوی:

داخلہ نمبر: ۴۲۳ - مصنف: خواجہ عبدالرحمن السندی حسب فہرست -

۱۲- مجمع البحرین:

داخلہ نمبر: ۴۲۴ - موضوع: کیمیا - بزبان فارسی - مصنف: شاہ خیراللہ مہا بنی - مرتب: شیخ میران بخش رئیس سیالکوٹ - سنہ تصنیف: ۱۱۵۴ھ ،(مقدمے میں قطعہ تاریخ درج ہے ، مادہ تاریخ " یم فیض جاری ")- اوراق: ۸۱ - سائز: ۷، ۵" × ۱۲" - مشتملات .... ۳۳ ابواب و در ہر باب چند فصل مشروحاً و مفصلاً - مباحث .... علم صنعت ، طریق مزاوحت ، ترکیب مزاوجت ، علم میزان ، در شناخت ارواح - کاتب: عنایت (برادر حقیقی شیخ میراں بخش سیالکوٹی - مخطوطہ بحالت موجودہ دو حضرات کی کاوشوں کا نتیجہ ہے یعنی مصنف اور مرتب -

۱۳- قرابا دین قادری (؟): (والصحیح بیاض طب فارسی میاں نور محمد کلہوڑا والی سندھ)

داخلہ نمبر: ۴۲۵ - مصنف: محمد افضل بختیار پوری (؟) - اسم کتاب و اسم مصنف حسب فہرست - اوراق: ۲۳۰ - سائز: ۲۵" ، ۹ × ۲۵" ، ۱۲ - اس مخطوطے کو دیکھ لینے کا موقع ملا ہے۔کتاب اور مصنف کا نام مخطوطے کے متن کی تصریحات سے مطابقت نہیں رکھتا - دراصل یہ کتاب طب کے موضوع پر میاں نورمحمد کلہوڑا والی سندھ ملقب بہ خدایار خاں (عہد حکومت ۱۱۳۱ھ تا ۱۱۶۷ھ) کی ایک گمنام تصنیف ہے جس کا ذکر تاریخ سندھ کے موضوع پر معروف کتابوں میں نہیں ملتا - اس پر جداگانہ ایک تفصیلی نوٹ پیش کیا جاتا ہے -

۱۴- طب گنج بادآورد: فارسی

داخلہ نمبر: ۴۲۶ - مصنف: احمد بن سلیمان ، حسب فہرست

۱۵- حل الترکیب الکافیہ:

داخلہ نمبر: ۴۳۷ - مصنف: عثمان ابن حاجب - کاتب حاجی محمد - حل الترکیب ، متن کتاب کی ہر سطر کے نیچے درج ہے۔سنہ کتابت: ۱۲۲۷ھ حسب تصریح ترقیمہ - کاتب کم علم ہے ، وہ حل

التركیب کو بل التركیب لکھتا ہے - مہریں : (الف) مہر مربع "قاضی خان محمد " - (ب ۹ مہر صغیر شش پہلو " مرغوب محمد" دو جگہ - (ج) مہر کبیر شش پہلو "خادم الفقراء فقیر محمد عفی عنہ "-

۱۶- بدائع الانشاء (یوسفی) :

داخلہ نمبر: ۴۲۸ - مصنف : یوسفی اغلباً طب یوسفی کا معرف مصنف ، سنہ تصنیف : حسب قطعہ تاریخ ۹۲۰ ھ (تکرار کنی چو نام اورا یک بار شک نیست کہ رہبری کند بسال تمام - یعنی " بدائع الانشاء " کے اعداد دو بار لینے سے سنہ ۹۲۰ ھ برآمد ہوتے ہیں) - مشتملات : حسب تصریح مصنف " این رسالہ ایست مسمی بدائع الانشاء مشتملبر بر محاورات خطابی و جوابی کہ جہت فرزند عزیز فن ررا در خیر عبارت و قید کتابت می آید " - کاتب حسب تصریح ترقیمہ " اخوند شیخ نتھو ولد شیخ فتح محمد بن شیخ محمد قاسم ابن شیخ عبدالحمید چشتی " - سنہ کتابت : ۱۱۸۶ ھ - اوراق : ۱۳۷ - سائز: ۵ء۵ × ۲۵ء۹ -

۱۷- مجموعۂ فارسی : مشتملبر (الف) فال نامہ - (ب) اسناد سورہ مزمل و سورہ یوسف -

۱۸ - مجموعہ (فارسی): مشتملبر دو رسالہ

(الف) " مقاصد الرمل " از سید ولی اللہ بن میر سعد اللہ - ورق ۱ تا ۲۲ - کاتب حسب تصریح ترقیمہ .... سید حیدر علی ولد اسد علی خاں بہادر - سنہ کتابت : ۱۲۵۷ ھ -
(ب) " شجرہ الرمل و ثمرہ الرمل " مصنف : نامعلوم ورق - ۲۳ تا ۵۰ - کاتب : مذکورہ بالا - سنہ کتابت حسب تصریح ترقیمہ دوم " ۱۲۵۸ ھ " -
مخطوطے کا داخلہ نمبر: ۴۳۰ - کل اوراق : ۵۰ سائز: ۲۵ء۶ × ۵ء۱۰ -

۱۹- خیال فلاح : (فارسی)

داخلہ نمبر: ۴۳۱ - مصنف محمد فلاح چشتی - اوراق : ۴۴ - سائز: ۵ء۵ × ۵ء۱۰ - نادر الوجود مخطوطہ ہے ، جداگانہ تفصیلی تعارف آئندہ اوراق میں پیش کیا جاتا ہے-

۲۰- تتمۂ مجموعۂ خانی : (فارسی)

داخلہ نمبر: ۴۳۲ - مصنف : نامعلوم - کاتب و سنہ کتابت : نامعلوم - ناقص الاول و الاخر - اوراق : ۱۵۸ - بخط نسخ - سائز: "۶،۲۵ X "۸ -

فتویٰ معاملات: (حسب تصریح فہرست)

داخلہ نمبر: ۴۳۳ - مصنف مخدوم عبدالرحمن (ابن مخدوم محمد ہاشم تتوی) - اوراق - ۱۸ - سائز: ۶ X ۲۵ ، ۸ - بخط نستعلیق شکستہ آمیز - کاتب و سنہ کتابت : نامعلوم - کیفیت : ورق ۴ / الف پر صاحب فتویٰ کے نام کی صراحت اس طرح آتی ہے " مخدوم عبدالرحمن عفی عنہ " - حوالہ جات فتویٰ : بکثرت ، مثل بحرالرائق لاستاذنا الکریم ، فتویٰ قاضی خاں ، جامع الوصولین لاستاذنا المکمل المخدوم الولہاری افاض اللہ علینا برکاتہ ، مخدوم عبدالواحد سیوستانی وغیرہ -

۲۲- انوار رمل: (فارسی)

داخلہ نمبر: ۴۳۴ - مصنف : عبدالغنی حافظ شروانی - حسب تصریح مصنف در مقدمہ - مصنف نے اولاً علم رمل پر ایک کتاب بنام "خلاصہ" لکھی بھی ، پھر دوستوں کی فرمائش پر یہ دوسری " انوار رمل " بھی لکھی- اوراق : ۹۸ - سائز: "۶ X "۵ ، ۹ - بخط نستعلیق - ترقیمہ : ندارد - کاتب و سنہ کتابت : نامعلوم -

۲۳- صدپند: سوال و جواب پند نامۂ لقمانی

داخلہ نمبر: ۴۳۵ - مخطوطہ خود دیکھنے کا موقع نہیں ملا - پند نامہ لقمانی کے ایک اور نسخے کا ذکر مخطوطہ نمبر ۸ کے تحت آ چکا ہے-

۲۴- اسرار الجفر: (فارسی)

داخلہ نمبر: ۴۳۶ - مخطوطہ دیکھنے کا موقع نہیں ملا -

۲۵ - سراج المومنین: (سندھی)

داخلہ نمبر: ۵۷۷ - دو جلد ، مخدوم ابوالحسن والی سندھی میں منظوم تصنیف مشتملبر فصول ، ازاں جملہ وضو و غسل نماز وغیرہ - اوراق : ۳۱۸ - سائز: "۷ X "۵ ، ۱۱ - مصنف : مخدوم حامد-

۲۶- مصلح المفتاح:

داخلہ نمبر: ۵۸۸ - مصنف: مولانا حامد پیچوالا (حسب تصریح فہرست) مخطوطہ دیکھنے کا موقع نہیں ملا

۲۷ - کتاب الفرائض سراجی و شرح فرائض: (عربی)

داخلہ نمبر: ۵۸۹ - الزو الاول من کتاب الفرائض سراجی مع شرح فرایض تصنیف میر شریف علیہ الرحمہ - اوراق: ۵۵ مع ۴ زائد اوراق در آخر (مشتملبر فہرست شرح فرائض) بخط نستعلیق رواں مالک مخلوطہ: قاضی عبدالکریم عرف قادر بخش پسر قاضی غلام محمد - مہریں: مہر بیضاوی "قاضی عبدالکریم ۱۲۵۶" - مزید دو بیضاوی مہریں بھی ہیں، جن کو مٹانے کی کوشش کی گئی ہے، اس لیے پڑھنے میں نہیں آتیں۔

۲۸- مجموعہ: (مشتملبر دو تصنیف)

(الف) شریفیہ شرح سراجی -
(ب) کتاب الفرائض من الحیط (محیط برہانی)

داخلہ نمبر: ۵۹۰ - اوراق: ۸۵ - بخط نستعلیق شکستہ آمیز - سائز: ″۹ × ′۲۵ ، ۸ - کاتب: دانیال بن مخدوم عمر - سنہ کتابت: ۱۰۹۶ ا - مہر ملکیت: مہر بیضاوی "قاضی عبدالکریم" جا بجا -

۲۹- الایضاح فی اسرار النکاح: (عربی)

داخلہ نمبر: ۵۹۱ - مصنف: نامعلوم - کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم - اوراق: ۳۲ - سائز: ′۷۵ ، ۵ × ″۸ - بخط نسخ - مالک مخطوطہ: ملا صالح -

۳۰ درالمنتقی:

داخلہ نمبر: ۵۹۲ - مصنف: محمد علاء الدین الامام، حسب تصریح متن (صفحہ) - اوراق: ۳۲۴ (صفحات) - سائز: ″۸ × ″۱۲ - فقہ حنفی بزبان عربی، بخط نسخ:

۳۱- ریاض الصالحین:

داخلہ نمبر: ۵۹۳ - مصنف: محی الدین نووی - سنہ کتابت ۱۳۴۴ھ - اوراق: ۱۶۰ - مخطوطہ دیکھنے کا موقع نہیں ملا -

۳۲- تحفۃ الواعظین:

داخلہ نمبر: ۵۹۴ - نادر الوجود کتاب کا مخطوطہ ہے جس میں دو کتابیں ضم ہیں، یعنی کسی "محب العلماء و فقراء" نے خواجہ قطب الحق و الدین بخاری کی فرمائش پر رشید وطواط کی ایک غیر معروف بلکہ ہماری معلومات کی حد تک مفقود کتاب پر جو "مبکیات" پر ہے، اس طرح اضافے کیے ہیں کہ رشید و طواط کی کتاب کی ہر فصل کے شروع میں اپنی طرف سے "قولہ تعالیٰ" اور "قال النبی" اور "مسئلہ" کے عنوانات سرخ کے تحت آیت و حدیث و مسئلہ درج کیا ہے - اس طرح رشید و طواط کے اپنے متن کی شناخت ہو سکتی ہے - اس مخطوطے پر تفصیلی تعارفی مضمون آئندہ پیش کیا جائے گا-

---

توضیحات

(مذکورہ بالا چند مخطوطات سے متعلق توضیحی یادداشتیں)

۲ - ینابیع الحیوٰۃ الابدیہ:

داخلہ نمبر: ۴۱۳ - مصنف: مخدوم ابوالحسن ڈاہری نقشبندی (م ھ) - تصوف کے موضوع پر ایک سندھی عالم کی قدیم تصنیف - اوراق: ۳۵۶ - نسخہ ناقص ہے، اس لیے کہ حسب ذکر مقدمہ یہ تصنیف "نہ باب و خاتمہ و تذنیب" پر مشتمل ہے، جب کہ اس مخطوطے میں صرف پانچ ابواب ہیں - ورق ۳۵۶ - الف پر پانچویں باب کی آخری یعنی فصل چہار دہم تمام ہو جاتی ہے - ورق شماری بھی اسی حد تک ہے - آخر میں تین اضافی یادداشتیں بھی عربی میں ہیں- کتاب فارسی زبان میں نستعلیق شکستہ آمیز میں ہے - مقدمے میں مصنف کی تصریحات (منظوم و منثور) اس طرز پر ملتی ہیں:

ورق ۲ - "اما بعد میگوید بندہ فقیر حقیر پر تقصیر کمتراز قطمیر --- حاجی ابوالحسن سندی نقشبندی قرشی داہری --- بیت

اسم دارم بوالحسن برجسم بد | جسم بد درارم ندارم اسم بد
نام پاکاں برتنم دارم علم | کار ناپاکاں ہمیشہ می کنم
ظاہرم صافی بدارم دل چو قیر | ہیچ تاثیرم نشد از پند پیر

رفت از من صحبت صاحبدلاں | دور گشتم از دیاری کاملاں
شد بویرانہ مرا اکنوں وطن | کی رسم در صحبت شاں یک زمن
مسکنم از سند دشت پر کریر | از اراک آنجا کباب ست و بریر
از خدا خواہم کنوں توفیق رشد | تاکنم از جان و دل تحقیق رشد

--- پس ازیں جہت آنچہ مرا مرشد ارشاد نمودہ است آن ہم را استحصار کردم و مسائل دیگر از رسائل معتبرہ براں افزودہ و در بعضی جا کہ ذکرش مطلوب بود ذکر کردیم پس مجموع را ترتیب دادہ بعبارت فارسی رسالہ ساختم تا فائدہ اش عام شود و ینابیع الحیواۃ الابدیہ فی طریق الطلاب النقشبندیہ نامش نہادم --- این کتاب مشتمل است بر نہ باب و خاتمہ و تذنیب " مشتملات کی تفصیل یہ ہے جو ورق ۱۰ - ب پر درج ہے:

باب اول: دربیان صوفی و سالک و متشبہ و ولی و عارف و شیخ و آنچہ بایشان تعلق دارد و واریں باب بیست وشش فصل است (ورق ۱۱ تا ۱۵۷)

باب دوم: در بیان دین اسلام و علماء آں و در این باب سیزدہ فصل است (ورق ۱۵۷ تا ۲۱۱)

فصل سیوم: در معرفت انسان و قوای ظاہرہ و باطنہ وی واشیای کہ در وی مندرج و مندمج اند و در ایں باب یازدہ فصل است (ورق ۲۱۱ تا ۲۵۶)

باب چہارم: دربیان ارادت غیبیہ و دریں باب نہ فصل است (ورق ۲۵۶ تا ۲۹۲)

باب پنجم: در بیان آنکہ طریق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق است و از حیثیت اجمال سہ طریق اندو در این باب چہاردہ فصل است (ورق ۲۹۲ تا ۳۵۶)

(مخطوطہ ہذا ناقص طور پر یہیں تمام ہو جاتا ہے)

باب ششم: دربیان شرائط طریقت و قدمگاہہا سالکین کہ عبارت از مقامات است و در بیان ارکان طریقت کہ شرائط حقیقت اندو در این باب بیست فصل است -

باب ہفتم: دربیان شغل ذکر در طریقہ پیر این فقیر محرر این تحریر و در این باب سہ فصل است -

باب ہشتم: در مناظرات مشائخ و اختلافات ایشان در بعض امور متضادۃ و درین باب پنج

فصل است -

باب نہم: در بیان حکم سرود و سماع آن و نواختن سازہای آن و در ایں باب ہفت فصل است (نوٹ: اس باب کی فصل ششم میں رقص و تواجد کا بیان ہے اور فصل ہفتم میں شعر و حکم شعر و فرق میان شعر و نظم و ذکر اقسام شعر نہگانہ اندر بحور نوزدہ ، و حکم انچہ وارد شدہ است ز سورہ شعر در کلام اللہ تعالیٰ و در حدیث و در ایں است ذکر شعراء عرب از صحابہ وغیرہم و ذکر نزول قولہ تعالیٰ والشعراء یتبعہم الغاوٗن و ذکر شعر و کلام دنیاوی در مسجد و حکم آں ")

خاتمہ: در بیان اصول حدیث و آنچہ بآن تعلق دارد و در تقسیم حدیث بدرستی اقسام و در این است ذکر بعضی احادیث موضوعہ و حکم حدیث منامی و الہامی و حدیث اخذ متبرک بشی قلیل متبرک و امداد آن و تکثیر آں بشی کثیر غیر متبرک کہ متجانس آں بود -

تذنیب: در ینصرح ربع مسکون زمین و بیان چند چیز کہ صورت انسان دارندو انسان نیستند و بیان رصد و بیان حیوانات کہ در جنت بدر آیند و ہرچہ بلہنہا تعلق دارد - واللہ اعلم بالصواب -

متن کے درمیان فارسی اشعار بکثرت آتے ہیں - تشریحات کے لیے کتب دینی کے علاوہ کشف اللغات سے بھی کام لیا ہے جس کے حوالے آتے ہیں - کاتب اور سنہ کتابت نامعلوم -

ینابیع میں مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کی کتاب بناء الاسلام کے جا بجا حوالے آتے ہیں - ینابیع کے علاوہ ، مصنف کی دو تصانیف اور بھی ہیں (۱) مفتاح المصلی جو فارسی نظم میں نماز کے مسائل پر ہے (۲) کچکول نامہ جو علم عقائد و کلام میں منظوم فارسی کتاب ہے ، اس کا سنہ تصنیف ۱۱۷۶ھ ہے۔

۳ - بیاض طب:

داخلہ نمبر: ۴۱۴ - اوراق: ۱۰۹ - سائز: ساڑھے چھے انچ X نو انچ - کاتب و جامع: اللہ بخش یا الہ بخش: دو اوراق پر اس نام کی صراحت بصورت ترقیمہ موجود ہے۔ " تمت تمام شد از ید فقر الہ بخش عفا اللہ دنہ " (ورق ۹۹) اور " تمت تمام شد کارمن نظام شد فقط تاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۴۴ھ ، ترقیمہ احقر العباد اللہ بخش عفا اللہ عنہ " (ورق ۱۰۳) - بعد کے اوراق کسی محمد معین الدین کے قلم سے ہیں جس نے اپنے نام کی صراحت کئی جگہ کی ہے اور ایک جگہ تاریخ ۱۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۶ھ بھی درج کی ہے۔ بیاض میں بکثرت سندھی اطباء اور

دیگر اشخاص کے نسخہ جات و فرمودات درج ہیں جن میں سے بعض خود صاحبان بیاض ہیں کہ ان کی بیاضوں کے حوالے درج ہیں- اسماء حکماء وارده فہرست: سید غلام لکھی (ص ۱۰) ، حافظ حسن اللہ (ص ۴۳) ، میر غلام محمد شاہ لکھی (ص ۵۰) ، حکیم نظام الدین (ص ۵۱) ، حاجی غلام مرتضیٰ شاہ (ص ۶۰) ، جد صاحب میر محمد شجاع (ص ۶۱) ، نواب ولی محمد خاں (ص ۶۴) ، سید میر حیدر علی شاہ لکھی (ص ۶۷) ، حاجی نور محمد ساکن سکھر (ص ۶۹) ، حکیم غلام شاہ (ص ۷۹) میر مرحوم عبدالرزاق (ص ۹۵) ، میر عبدالفتاح خاں (ص ۹۷) ، میر نور علی شاہ (ص ۱۱۱) ، میر احمد علی شاہ لکھوی (ص ۱۱۱) ، نور علی شاہ (ص ۱۱۲) ، فرمودہ شاہ محمد شجاع (ص ۱۳۱) ، حافظ احسن اللہ (ص ۱۲۱) ، اجمل خاں (ص ۱۲۳) ، فہرست کے ان ناموں کے علاوہ بھی ، متن میں بکثرت نام آتے ہیں من جملہ ان کے :

سید میر محمد شاہ (ص ۲۰) ، مولوی غلام مرتضیٰ حکیم ملتانی (ص ۲۱) ، معمول " عطائی صاحب " (ورق ۲۸) ، از قرابادین تصنیف سید میاں غلام شاہ لکھی (ص ۳۳) ، میر غلام شاہ حکیم (ص ۴۶) ، حکیم نظام الدین کہ (معجون مقوی باہ) برائے بادشاہ خود تالیف نمودہ --- و بطریق نظم حال بطرف حکیم مذکور فرستادہ در جواب نسخہ معجون منظوم نوشتہ (ص ۵۲) ، حضرت سید اکبر علی شاہ (ص ۶۴) ، حکیم اللہ (ص ۱۱۹) ، محمد بخش حکیم قاضی غلام محمد مرحوم (ص ۱۲۱) ، میر شاہ علی خاں (ص ۱۲۱) ، قاضی غلام محمد (ص ۱۲۱) ، صاحب کشف مولینا سعد الدین دولت آبادی از سلطان مظفر گجراتی آوردہ بود (ص ۱۲۱) ، از شیخ احمد مدنی آفندی (ص ۱۲۱) ، بیاض قاضی غلام محمد نوبیا نیدہ میراں بخش پنجابی (ص ۱۲۳) ، فرمودہ اجمل خاں دہلوی (ص ۱۲۴) قاضی فضل اللہ (ص ۱۲۶) ، امام بخش بزداری (ص ۱۲۸)-

صفحہ ۱۲۰ سے بیاض میں سندھی میں تحریرات بھی ہیں - اس حصے میں یہ اسماء کتب و اشخاص ملتے ہیں : بیاض مرزا خسرو بیگ (ص ۱۴۷) ، بیاض قبلہ گاہی ام مخدوم صاحب (۱۴۸) ، قرا بادین قادری (ص ۱۴۹) ، حاجی خدا بخش بختیار پوری (ص ۱۵۵) ، خلجی عبداللطیف بختیار پوری (ص ۱۶۲) ، بیاض میاں لطف اللہ خاں ولد دوست محمد پنسر ساکن بوبک (ص ۲۰۵) ، حسن علی مسافر (ص ۲۰۶) ، خلیفہ غلام محی الدین (ص ۱۲۱) -

بیاض چودہ ابواب پر مشتمل ہے - عنوانات ابواب بالترتیب یہ ہیں:-

منضجات ، سفوفات ، شربت ہا ، جبہا ، عرقہا ، معجونات ، جوارشہا و لعوقہا ، گھوٹ وغرغرہ ، روغن و مرہم ، چیڑی و لیری و پلستر ، نقوعات ، سعوط ، سنون و کحل ، کشتجات ، امساک و قوت باہ مجرب آخر میں " مجربات حکیم بوبکائی " کے تحت سندھی زبان میں چند مجربات ہیں -

کتاب طب مؤلفہ میاں نور محمد کلہوڑا والی سندھ

یہ انسٹی ٹیوٹ کے کتاب خانے کا مخطوطہ نمبر شمار ۱۳ ہے جسے غلط طور پر قرابادین قادری کے نام سے موسوم کر دیا گیا ہے - سبب یہ کہ اس میں شاہ ارزانی مصنف طب اکبر کی ایک اور تصنیف قرابا دین قادری کے حوالے متعدد مقالات پر آتے ہیں جسے شاہ ارزانی نے اپنے پیر کے نام سے موسوم کیا تھا - دراصل یہ میاں نور محمد کلہوڑا والی سندھ (عہد حکومت ۱۱۳۱ ھ تا ۱۱۶۷ ھ) کی گمنام تصنیف ہے - ان کی ایک کتاب منشور الوصیت سندھی ادبی بورڈ کی طرف سے شائع ہو چکی ہے- مخطوطے میں ورق ۱۲۲ - ب پر صاحب کتاب نے اپنا حوالہ "نور محمد فقیر عفی عنہ" کی صورت میں دیا ہے - ورق ۱۲۲ - الف پر بھائی خان عباسی کا حوالہ بھی ہے جو میاں نور محمد کے امرائے دربار میں سے تھا- احمد شاہ ابدالی سے معاہدے کا فرمان ملنے کے بعد میاں نور محمد نے تحائف کے ساتھ ایک سفارت بھیجی تھی جو تین افراد پر مشتمل تھی اس کا سربراہ بھائی خان عباسی تھا دیگر وابستگان دولت میں جو نام اوراق ۲۰ ، ۲۱ پر آتے ہیں خوشحال فقیر (۲۰ - الف) ، میر عبدالرزاق حکیم (۲۱ - الف اور ب) راجہ فقیر لکھی (۲۴ - الف) کے ہیں- موخر الذکر کی بیاض کا حوالہ آتا ہے- اسی طرح دیگر اوراق میں بھی تلاش سے دیگر متوسلین کے نام مذکور مل سکتے ہیں غرض کہ صاحب کتاب کے اپنے نام کی صراحت متن کے درمیان موجود ہونے کے علاوہ دیگر قرائن سے بھی یہ کتاب میاں نور محمد کلہوڑا کی تصنیف ٹھہرتی ہے-

اب اس کتاب کے مشمولات کا ایک تعارف پیش کیا جاتا ہے - ابتدائی دو اوراق میں اخلاط اربعہ (۱ - الف) ، دربات بنض شناختن (ایضاً) ، دربیان کشانیدن خون و فصد وغیرہ (۱ - ب) اور دربیان فصد (۲ - ب) کے تحت تصریحات آتی ہیں - پھر پچیس ابواب آتے ہیں ، مثلاً:

باب اول	در امراض سر و ضعف دماغ و فصل در علاج درد شقیقہ
باب دوم	در امراض چشم
باب سیوم	در امراض گوش و علاج آں
باب چہارم	در علاج امراض الف یعنی بینی
باب پنجم	در امراض روی
باب ششم	در علاج امراض لب و دنداں
باب ہفتم	در امراض دنداں
باب ہشتم	در علاج امراض زبان
باب نہم	در علاج امراض حلق

باب دہم — در علاج امراض سینہ و شُش
باب یازدہم — در علاج امراض قلب یعنی دل

باب بست و یکم — در علاج امراض کہ بظاہر براعضا پدید آیند (ورم وغیرہ)

باب بست و چہارم — در علاج گزیدن جانوراں
باب بست و پنجم — در بیان فوائدات متفرقات

مخطوطے کا اصل متن ورق ۱۹۸ - ب پر ناتمام رہ جاتاہے ، پاورق " بسیار " سے مربوط اگلے ورق کی عبارت غائب ہے - اس کے بعد ۶۲ اضافی اوراق بطور ضمیمہ آتے ہیں جن میں کسی نے طب کی معتبر کتابوں سے فوائد نقل کر دیے ہیں - ایک جگہ (ورق ۱۳۸ - ب پر) کسی کی یہ عبارت بھی ملتی ہے " ایضاً " معجون مومیائی مہبی و مشہی ام مجربات حکماء ایران ، صاحبزادہ بھائی خان عباسی برای میاں صاحب میاں نور محمد خان عباسی از ولایت در عہد نادر شاہ آور دہ بود -"

خیال فلاح

انسٹی ٹیوٹ کے اس قلمی نسخے کا نمبر شمار ۱۹ھ ہے - یہ ایک ہندی الاصل قصہ ہے جسے محمد فلاح صالح چشتی نے فارسی نثر میں لکھا ہے - اسم تاریخی "خیال فلاح " سے سنہ ۷۹۰ ہجری نکلتا ہے سنہ کتابت حسب ترقیمہ ۱۲۲۵ ھ ہے - مقدمے میں محمد فلاح صالح چشتی نے صراحت کی ہے کہ اس نے پہلے اس قصے کو سنسکرت سے بھاکا میں منتقل کیا تھا ، پھر دوستوں کی فرمائش پر اسے فارسی کا جامہ پہنایا - حمد و نعت کے بعد مقدمے کے آغاز میں یہ عبارت آتی ہے:

" اما بعد بندہ ہیچ مدان محمد فلاح صالح چشتی مشہود رای زرین فصحای بلاغت شعبار و مرفوع فکر میتن بلغاء فصاحت آثار میگر داند کہ داعی در خدمت منشیان نکتہ پرور و شاعران سخن گستر کسب نثر نکردہ و تعلیم نظم نگرفتہ کہ خود را منشی شمارد و شاعر انگارد چون این افسانہ از سہکرت (سنسکرت) بزبان باکہا (بھاکا) آوردہ و پیش یاران صاحب طبع خواند از نزاکت عبارات و لطافت استعارات

که مطبوع طبایع مشکل پسند افتاد (گفتند که اگر این عروس هند پیرایه فرس در برکند و بزیور نظم و نثر آرایش پذیر و تعویز (تعویذ) دلهای سخن فهمان شود و جزر جانهای سخن سنجان گردد بنا براں مطابق درک ناقص و فکر نارسا در ترتیب نثر و نظم کوشید و این مخدره هندی را لباس فارسی پوشانید و به خیال فلاح موسوم گردانید - بیت

ہست تاریخ این رسالہ صلاح   داد دل شاہدی خیال فلاح "

(ورق ۲ / الف - ب)

قصہ یوں شروع ہوتا ہے:

"چوں سلطان نصرت الدین فرمان روای کشور چین رخت اقامت از این سرا پردۂ عناصر بربست و مرغ وحش طائراوج لامکان گشت معظم شاہ خلف سلطان مغفور چتر ظل الہی برتارک نہاد و تخت گاہ بادشاہی در تہ پانسب و طنطنۂ ملک گیری و گنج بخشی او در شش جہت شایع شد آوازہ ہوشیار -----"

ورق ۲ / ب)

اس افسانوی نام (سلطان نصرت الدین) پر نظر ٹھہرتی ہے ، اور اس کی کچھ مماثلت ایک نو دریافت تاریخی نام سے بنتی ہے :-

۱- برصغیر کے کسی علاقے کے حکمرانوں کی تاریخ میں یہ نام نہیں ملتا ، بجز اس کے جس کا تعارف پہلی بار ڈاکٹر نذیر احمد نے اوائل ساتویں صدی میں حکمران کی حیثیت سے اپنے فاضلانہ مقالے " سندھ و مکران کی سیاسی و ثقافتی تاریخ کے چند نئے مآخذ " (مشمولہ تحقیق شمارہ ۹) میں کرایا ہے- اس حکمراں خاندان کے دربار میں فارسی کو فروغ رہا ہے - ملاحظہ ہو مذکورہ بالا مقالہ -

۲- قصہ خیال فلاح آٹھویں صدی ہجری کا ہے اور مکران سے قریب تر علاقے سندھ میں محفوظ رہا ہے جس کے ساحلی علاقے پر مکران کے ایک قبیلے کلمتی کی ایک شاخ کی حکمرانی رہی ہے-

---

اب ذیل میں قصے کے عنوانات سرخ درج کیے جاتے ہیں ، جن پر یہ قصہ بغیر شمار ابواب و فصول منقسم ہے :

ورق ۲ / ب :	(آغاز بغیر عنوان : چوں سلطان نصرت الدین)
ورق ۵ / ب :	رخصت گرفتن و زیر و تجسس نمودن ملکہ را
ورق ۶ / ب :	ترک نمودن کتخدای ملکہ و پا برامن آزادی کشیدن
ورق ۱۳ / ب :	سوال و جواب پردہ دویم
ورق ۱۴ / الف :	سوال و جواب پردہ سویم چہارم
ورق ۱۵ / الف :	سوال و جواب پردہ ششم ہفتم
ورق ۱۷ / ب :	نزول نمودن شاہزادہ بمحل چتر ریکھا شب اول
ورق ۱۹ / الف :	آمدن شاہزادہ بمحل چتر ریکھا شب دویم
ورق ۲۰ / الف :	آمدن شاہزادہ بمحل چتر ریکھا شب سویم
ورق ۲۱ / ب :	وارد شدن شاہزادہ بہ محل چتر ریکھا شب چہارم
ورق ۲۲ / ب :	باز آمدن شاہزادہ بہ محل چتر ریکھا شب پنجم
ورق ۲۴ / الف :	تشریف آوردن شاہزادہ بہ محل چتر ریکھا شب ششم
ورق ۲۶ / الف :	سوال نمودن ملکہ و جواب پرسیدن شاہزادہ از چتر ریکھا
ورق ۳۰ / ب :	سوال کردن چتر ریکھا ، طلب جواب از ملکہ
ورق ۳۲ / ب :	سوال ملکہ و جواب طلب کردن از چتر ریکھا
ورق ۳۴ / الف :	سوال چتر ریکھا و جواب طلب کردن از ملکہ
ورق ۳۵ / ب :	سوال کردن ملکہ و جواب طلب نمودن از چتر ریکھا
ورق ۳۷ / الف :	سوال چتر ریکھاو جواب طلب کردن از ملکہ
ورق ۴۲ / الف :	سوال ملکہ و طلب جواب از چترر ریکھا
ورق ۴۴ / الف :	(خاتمہ)

○ ورق ۲۶ / ب پر نثری عبارت کے درمیان ایک مصرعے میں لفظ "حیاتی" بجائے حیات آتا ہے (بود برمن حیاتی سخت دشوار) یہ سندھ بلوچستان کے علاقوں کی زبانوں کا روزمرہ ہے۔

قصے کا خاتمہ چند ابیات پر ہوتا ہے جو یہ ہیں:

فلاح الحمد للہ کایں حکایت عجائب قصہ رنگیں روایت
بپذیرفت آخر از آغاز انجام بفکر چند روزہ یافت اتمام
نیم من شاعر غزلہ نہ نثار بود صد جا خطا نثر و اشعار
امید آنست از لطف بزرگاں سخن سنجان و دانا و سخن داں
کہ الفاظ خطی من نگرند بچشم عین اغماضش بہ بینند

آخر میں ترقیمہ ہے:

"تمت تمام شد کار من نظام شد کتاب خیال فلاح بدستخط اخوند جو ولد شیخ نتھو چشتی بتاریخ نست ہفتم شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۲۵ ھ اتمام یافت بوقت اول پاس برای خواندن برخوردار شائستہ اطوار محمد افضل چشتی تحریر نمودہ شد۔"

(ورق ۴۴ / الف)

اس کاتب کے والد شیخ نتھو بھی کاتب تھے جن کا مکتوبہ قلمی نسخہ بدایع الانشاء یوسفی (۱۶ / ۴۲۸) انسٹی ٹیوٹ کے کتاب خانے میں ہے ، اس کا سنہ کتابت ۱۱۸۶ ھ ہے اور پورا نام اخوند شیخ نتھو ولد شیخ فتح محمد بن شیخ محمد قاسم ابن شیخ عبدالحمید چشتی آتا ہے